جلد ۲۹ | ۲ ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش | ۹ ماہ شعبان ۱۳۶۰ ھ | ۲ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰۰

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ

موجودہ جنگ کے بعد کیا ہوگا اور کیا ہونا چاہیئے؟

موجودہ جنگ کے بعد دُنیا کی کیا حالت ہوگی؟ کیا اُس وقت امن اور صلحکاری کا دَور دَورہ ہوگا۔ یا قومی مادیت۔ جو اس وقت تمام دُنیا پر مسلط ہے۔ بدستور قائم رہے گی؟ یہ ایک سوال ہے۔ جو اکثر لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس کا تعلق زمانہ مستقبل سے ہے اور انسان کو علم غیب حاصل نہیں۔ اس لئے عام طور پر لوگ کشمکش و پیچ میں مبتلا ہیں اور وہ اس کا کوئی قطعی اور یقینی جواب نہیں پا سکتے۔ مگر شیخ الازہر المصطفےٰ المراغی کے سامنے جب یہی سوال پیش ہوا۔ تو انہوں نے بڑی دلیری سے کہہ دیا۔ کہ موجودہ جنگ کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کہ تمرد اور سرکشی کی رُوح اور بھی خوفناک رنگ میں دُنیا میں جلوہ گر ہو جائیگی۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"اگر گزشتہ جنگوں کو موجودہ جنگ کا مقیاس اور معیار قرار دیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جنگ کی تباہی کے بعد لوگ اور زیادہ سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ اور اپنی بربادی سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ گزشتہ جنگوں نے قوموں کی قوموں کو فنا کر ڈالا مگر تمرد و طغیان کی رُوح برابر موجود رہی [illegible] کہ یورپ سماوی نور اور آسمانی ہدایت کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اپنی بداعمالیوں سے باز آجائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مرنے والے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں اور مارنے والے بھی۔ موجودہ جنگ چونکہ زیادہ ہولناک اور تباہ کُن ہے۔ لہٰذا تمرد اور سرکشی کی رُوح بھی خوفناک طریقے پر جلوہ گر ہوگی۔ اور اس سے الحاد اور شریعت سے مہجوری اور زیادہ بڑھے گی"۔ (زمزم ۲۷ اگست ۱۹۴۱ء)

شیخ الازہر صاحب نے یہ جو کچھ کہا محض ان کا قیاس ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور خبر ہے۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی۔ اور جس کی بنیاد اللہ تعالےٰ کی وحی اور الہام پر ہے۔ اور وہ یہ کہ "ان نشانوں کے بعد دُنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی۔ اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے۔ اور اکثر سعید دلوں پر دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اور غفلت کے پردے درمیان سے اٹھا دیئے جائیں گے۔ اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا"۔ (تجلیات الٰہیہ صہ۳)

پھر فرمایا:۔ "جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک خلقِ کثیر کی موت کے بعد اس کا زمانہ بخشا گیا۔ ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا"۔ (صٹ)

پس ہمیں امید ہے۔ کہ موجودہ جنگ کا نتیجہ اسلام کے لئے مفید ہوگا۔ اور [illegible] لوگوں کے دلوں میں ایک نور پیدا فرمائیگا۔ اور غفلت کے پردے درمیان سے اٹھا دیگا اس کے ابھی سے کچھ آثار بھی پیدا ہو رہے ہیں مثلاً روس کو ہی دیکھ لیا جائے۔ جنگ سے قبل خدا تعالےٰ کا نام تک لینا بہت بڑا جرم قرار دیا جا چکا تھا۔ اور دعویٰ کیا جاتا تھا۔ کہ اس ملک سے مذہب کو نکال دیا گیا ہے۔ خدا کی ذاتِ پاک کے متعلق نہایت شرمناک ڈرامے دکھائے جاتے تھے۔ اور لوگوں پر یہ اثر ڈالا جاتا تھا۔ کہ فتنہ و فساد کی تمام وجہ نعوذ باللہ خدا کی ہستی پر ایمان لانا ہے۔ مگر جب نازیت کی مصیبت بلائے بے درماں بن کر روس پر نازل ہوئی۔ اور روس ہولناک تباہی و بربادی کا شکار ہونے لگا۔ تو روسیوں کو بھی خدا یاد آگیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ کلیساؤں میں روس اور اس کے عساکر کی کامیابی کے لئے دُعائیں کی جائیں۔ چنانچہ روس کے طول و عرض میں جو گرجا بھی دَور الحاد کی تباہی سے بچ سکا اور عبادت کے کام آسکتا تھا۔ اس میں لاکھوں لوگوں نے دُعائیں کیں۔ ہجوم اس قدر زیادہ تھا۔ کہ بہت سے لوگوں کو گرجا کے اندر جگہ نہ مل سکی۔ یہ تغیر جو روس میں پیدا ہوا اسی جنگ کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح اور ممالک کے لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مادی قوتوں پر انحصار ان کے امن کے لئے کافی نہیں۔ امن اگر حاصل ہو سکتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ پر ایمان [illegible] امید کی جاسکتی ہے۔ کہ اس تباہی و بربادی کے بعد وہ نتیجہ رونما ہوگا۔ جس کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر دی ہے۔ ہماری خدائے قدوس کے حضور نہایت عاجزانہ دُعا ہے۔ کہ وہ موجودہ جنگ کو دُنیا کے لئے آخری تنبیہ قرار دے۔ اور لوگوں کے قلوب میں محض اپنے فضل سے ایسا تغیر پیدا کر دے۔ کہ وہ صراطِ مستقیم کو پا لیں۔ اور انہیں کسی مزید عذاب کی ضرورت نہ رہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو یعنی دُنیا نے موجودہ عذابِ الیم سے عبرت حاصل کر کے اپنے اندر تغیر پیدا نہ کیا اور خدا تعالےٰ کی طرف نہ جھکی۔ دُنیا کی محبت سرد نہ ہوئی اور حقیقی اسلام کا شربت اس نے نہ پیا۔ تو پھر کوئی عجب نہیں۔ کہ موجودہ عذاب سے بھی زیادہ ہیبتناک عذاب میں مبتلا کی جائے جس طرح گزشتہ جنگِ عظیم سے عبرت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے موجودہ جنگ کے ذریعہ بہت زیادہ تباہی و بربادی میں دُنیا کو مبتلا کر دیا گیا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ بات پوری نہ ہو جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ "دُنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی۔ اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے۔ اور اکثر سعید

قادیان ۳۰ر ظہور ۱۳۲۰ہش۔ ڈلہوزی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں:۔

(۲۹ر اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہل بیت و دیگر خدام خیریت سے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا بخار کل اتر گیا ہے۔ الحمد للہ

آج بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔سی۔ایس۔ ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سرگودہ سے معہ بیگم صاحبہ بذریعہ کار کل تشریف لائے۔

کل بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مکان پر حضرت ممدوحہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں استانی میمونہ صاحبہ اور بابا حسن محمد صاحب نے تربیتی اور اخلاقی مضامین پر تقاریر کیں:۔

یہ خبر نہائت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت میر مہدی حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آج بعد دوپہر بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ حضور نے مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت بذریعہ فون فرمائی۔ بعد نماز عشاء حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے باغ میں قریبا چار سو کی جمیعت سمیت نماز جنازہ پڑھائی۔ ... مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں:۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور مولوی محمد احمد صاحب کو میادی : نول منڈی سیالکوٹ بسلسلہ مناظرہ بھیجا گیا:۔

تعمیر مسجد نائیجیریا اور احباب جماعت کے لئے ثواب حاصل کرنیکا نادر موقعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں جو مسجد احمدیہ کی تعمیر کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے ابھی ۲۵۰۰ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ابھی موقعہ ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بقدر استطاعت حصہ لے کر ثواب میں شامل ہوں۔ اور جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ انہیں جلدی پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) میاں عطا محمد صاحب خیاط ڈنگہ اپنے لڑکے عبد العزیز کی خیرو عافیت کے لئے دوسرے لڑکے عبد الحی اور لڑکی غلام فاطمہ کی صحت کے لئے (۲) عبد الرحمٰن صاحب شمیم لاہور اپنی ہمشیرہ کی صحت کے لئے (۳) مولوی محمد محبوب صاحب مدرس تعلقہ دیوورگ حیدر آباد دکن ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ اس میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلان نکاح مولوی محمد امام صاحب مولوی فاضل کا نکاح سیدہ میمونہ عاجزہ بنت میر کلیم اللہ صاحب میل کنسٹر یکٹر شیموگہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر گیارہ اگست ۱۹۴۱ء کو امیر صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار میر عبد الجلیل شیموگہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبض اور بسط کی کیفیت

"قبض اس حالت کا نام ہے جبکہ ایک غفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ اور خدا کی طرف محبت کم ہوتی ہے۔ اور طرح طرح کے فکر اور رنج اور غم اور اسباب دنیوی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور بسط اس کا نام ہے کہ انسان دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے۔ اور موت کو ہر وقت یاد رکھے۔ جب تک اس کو اپنی موت بخوبی یاد نہیں ہوتی۔ وہ اس حالت تک نہیں پہونچ سکتا۔ موت تو ہر وقت قریب آتی جاتی ہے۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے قریبی رشتہ دار فوت نہیں ہو چکے۔ اور آجکل تو وبا سے گھر کے گھر صاف ہوتے جاتے ہیں۔ اور موت کے لئے طبیعت پر زور دے کر سوچنے کی حاجت ہی نہیں رہی۔ یہ حالتیں قبض اور بسط کی اس شخص کو پیدا ہوتی ہیں۔ جس کو موت یاد نہیں ہوتی۔ کیونکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دفعہ انسان قبض کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور ایک ناگہانی حادثہ پیش آ جانے سے وہ حالت قبض معاً دور ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی زلزلہ آ جائے یا موت کا حادثہ ہو جائے تو ساتھ ہی اس کا انشراح ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبض اصل میں ایک عارضی شے ہے۔ جو کہ موت کے بہت یاد کرنے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا پیوند ہو جانے سے دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر بسط کی حالت دائمی ہو جاتی ہے۔ عارفوں کو قبض کی حالت بہت کم ہوتی ہے۔ نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے۔ میں پھر نیکی کر لوں گا۔ اس واسطے غلطی کرتا ہے۔ اور عارف سمجھتا ہے۔ کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے۔ خدا معلوم کل زندگی ہے کہ نہیں۔"

(البدر ۳ر اپریل ۱۹۰۳ء)

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْر

میر مہدی حسین موج نے آہ	آخرِ کار لی بہشت کی راہ
چھٹی شعبان سالِ ہجرت ۱۳۶۰ھ	روز یکشنبہ چل بسے صد آہ
رُوح جنت میں ان کی جا پہونچی	ہے نزولِ نعیم شام و پگاہ
صحبت و خدمتِ مسیحؑ زماں	موجبِ صد شرف ہے وصل آلہ
بے نوائی میں مرتبہ پایا	کر دیا حق نے کوہ سان از کاہ
خواب بیں اور ملہم صادق	یعنی تھے متقی خُدا آگاہ
باجماعت نماز کے شیدا	قائم اللیل صائم ہر گاہ
ہمنوا میرے چلتے جاتے ہیں	بچھڑے جاتے ہیں آہ یہ ہمراہ
یہ نشانی ہیں میرے ہادی کی	یہی من وجہ ہیں دلیل راہ
صبر اکمل کہ صبر کا ہے اجر	فانی ہیں کل نفوس خواہ مخواہ
حیّ و قیّوم ذات باری ہے	کس و ناکس کی جو ہے جائے پناہ

ہے بھروسہ اسی پر اکمل کا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۳۰ اگست ۱۹۴۱ء

تعلیم و تربیت

اسلامی نماز کے متعلق چند آداب

نماز اسلامی فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے۔ جس سے یہ غرض ہے کہ اس فریضہ کا بجالانے والا پاک و صاف ہو کر خدائے قدوس سے سچا تعلق پیدا کرے۔ مگر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک نماز کو اس کے آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کیا جائے:۔

ظاہر ہے۔ کہ کسی امر میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اُن آداب اور شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔ جو اس کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں۔ اور اگر ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو پھر صحیح نتیجہ مترتب نہ ہوگا۔ مثلاً روزہ کا حکم اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ روزہ دار غذا کی منہیات سے اجتناب کرے۔ تا روزہ کا مقصد حاصل ہو۔ لیکن اگر ایک شخص روزہ رکھ کر خدا کی منہیات سے پرہیز نہیں کرتا۔ تو مقصد فوت ہو جائیگا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی باتوں اور ان کے مطابق عمل کو ترک نہیں کرتا۔ خدا کو ایسے شخص کے بھوکے۔ پیاسے رہنے سے کچھ سروکار نہیں۔ پس نماز کا صحیح نتیجہ بھی تبھی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ اس کے آداب و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔ لہٰذا ذیل میں نماز کے چند آداب و شرائط کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

حدیث بخاری ان تعبد ربک کانک تراہ کے مطابق عابد گویا خدا کے حضور کھڑا ہوتا ہے۔ اور جیسے کسی حاکم کے سامنے ملازم نہایت سکون اور ادب کی حالت میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور مجال نہیں ہوتی۔ کہ ادھر اُدھر دیکھے۔ یا ہاتھ۔ پاؤں کو ادھر اُدھر چلائے۔ بلکہ پوری توجہ کے ساتھ حاکم کے روبرو کھڑا ہوتا ہے۔ ایسے ہی نمازی کا کام ہے۔ کہ نماز کی حالت میں پوری توجہ اور کامل سکون کے ساتھ کھڑا ہو۔ اس بارہ میں زید ابن ارقم رضہ کی روایت ہے۔ کہ ہم لوگ نماز میں بات کر لیا کرتے تھے۔ اس طرح کہ ایک شخص اپنے پاس والے سے نماز میں بات کر لیتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالے کا فرمان نازل ہوا۔ وقوموا للہ قانتین کہ اللہ تعالے کے حضور خاموش ہو کر کھڑے رہو۔ فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام۔ پس ہمیں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور بات چیت کرنے سے ہم روک دیئے گئے:۔

پھر احادیث میں آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ بعض لوگ نماز وقت پر ادا نہیں کرتے اور اخیر وقت پر آکر جلد جلد نماز پڑھ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ عصر کی نماز کا ذکر کرکے فرمایا۔ کہ بعض لوگ ایسے وقت میں نماز پڑھنے آتے ہیں۔ کہ دھوپ کا رنگ زرد پڑ گیا ہوتا ہے۔ جس وقت شریعت نے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اور پھر مرغ کی طرح جلد جلد چار چونچیں مار کر نماز سے فارغ ہو بیٹھتے ہیں۔ گویا ایسی نماز کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز قرار نہیں دیتے۔

ایک دوسری حدیث بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے پھر ایک شخص داخل ہوا۔ اور اُس نے نماز پڑھی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ لوٹ جاؤ۔ اور پھر جا کر نماز پڑھو۔ کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ واپس گیا۔ اور پہلے کی طرح نماز پڑھ کر واپس آیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ واپس جاؤ۔ اور نماز پڑھو۔ کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ تین دفعہ ایسا ہوا۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس حضور خود مجھے سکھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو۔ تو اللہ اکبر کہہ۔ پھر قرآن میں سے جو تجھے میسر ہو۔ پڑھ۔ پھر رکوع کر۔ یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع میں ٹھہرا رہ۔ پھر سجدے میں جا یہاں تک کہ سجدے میں تو اطمینان سے ٹھہرا رہ۔ پھر سجدے سے سر اٹھا۔ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھا رہ۔ اور یہی طریق اپنی ساری نماز میں اختیار کر۔ (بخاری باب وجوب الطمانینۃ فی الرکوع والسجود)

اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ نماز کو آہستہ آہستہ۔ اور سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور رکوع اور سجدے کو اطمینان سے ادا کرنا چاہیئے۔ بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان کی حالت یوں ہوتی ہے۔ کہ گویا کوئی انہیں پکڑنے آرہا ہے۔ اور وہ بھاگنے والے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ نماز کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ ارشاد کے مطابق سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔

پھر بخاری باب الامامۃ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت ہے۔ انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ۔ امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ پس اُس سے آگے پیچھے نہ ہوا کرو۔ مگر کئی لوگ ناواقفیت کی وجہ سے اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ مثلاً امام تو ابھی سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ مگر مقتدی سر اُٹھا لیتا ہے۔ یا امام تو ابھی قومہ کی حالت میں ہے۔ مگر مقتدی سجدہ کی طرف جھک رہا ہے۔ یا امام نے تو ابھی سجدے میں پیشانی نہیں رکھی۔ مگر مقتدی اللہ اکبر سُنکر امام سے پہلے ہی سجدے میں پڑ جاتا ہے۔ یہ ساری کی ساری ایسی باتیں ہیں۔ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اور ہدایت دی ہے۔ کہ امام کی اقتدا میں چلو۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اما یخشی الذی یرفع راسہ قبل الامام ان یحول اللہ راسہ راس حمار او یجعل صورتہ صورت حمار۔ کہ کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے۔ کہ اللہ اُس کے سر کو گدھے کا سر کردے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔ اور عبداللہ بن زید خطمی انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھ سے براء نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے لم یحن احد منا ظہرہ حتی یقع رسول اللہ صلعم ساجدا ثم نقع سجودا بعدہ (بخاری) تو ہم میں سے کوئی شخص بھی اپنی پیٹھ کو سجدہ میں جانے کے لئے نہ جھکاتا۔ یہاں تک رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں جاتے۔ پھر ہم آپ کے بعد سجدہ کرتے:۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدہ میں سر نہ رکھ لیتے۔ تب تک صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم جھکنا بھی شروع نہ کرتے۔ پس جو لوگ امام سے پہلے سجدہ میں چلے جاتے ہیں ان کو اس حدیث سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے:۔

مندرجہ بالا بیان میں مختصراً مقتدیوں کے متعلق چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ اگلی قسط میں انشاء اللہ ائمۃ الصلوٰۃ کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات بیان ہوں گی:۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل - قادیان

ستارے اور سیارگان

آسمانی بروج

رات کے وقت بے شمار چھوٹے چھوٹے منور اجرام آسمان پر نظر آتے ہیں یہ سورج کی طرح منور بالذات بڑے بڑے اجرام ہیں۔ اور سورج کے ہم پلہ ہیں۔ ان میں سے اکثر سورج سے بھی بڑے ہیں۔ دوری کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ کرۂ فلکی پر بلا ترتیب بکھرے ہوئے ہیں اگر چند روز غور سے ان کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ستارے اپنی اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں۔ یعنی جو جو شکلیں مختلف ستاروں کو ملا کر بنتی ہیں۔ ان میں چنداں فرق واقع نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو ثوابت کہتے ہیں۔ ثوابت میں سے چند ستارے ملا کر کسی جانور یا بے جان چیز کے کسی قدر مشابہ ایک شکل بن جاتی ہے۔ حکماء نے اسی جانور یا بے جان چیز کے نام پر اس مجمع النجوم کا نام رکھ دیا ہے۔ مثلاً برج حمل مینڈھے کی شکل پر ہے۔ برج ثور بیل کی شکل پر۔ برج اسد شیر کی شکل پر۔ برج عقرب بچھو کی شکل پر علیٰ ہذا القیاس۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ چند ستاروں کے مجموعہ کا نام ہی برج ہوتا ہے۔ ہمیں نظر آنے والے آسمان میں آجکل تقریباً چورا سی بروج تسلیم کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی سورۃ بروج میں فرمایا۔ والسماء ذات البروج یعنی برجوں والے آسمان کی قسم ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ بروج از قسم بدیہات ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کو بطور گواہ پیش کیا۔ انہی برجوں کی شناخت سے جنگلوں اور سمندروں میں بہ آسانی سمت معلوم ہو سکتی ہے۔ اور بھولا بھٹکا شخص اپنی منزلِ مقصود کا صحیح راستہ دریافت کر سکتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے وبالنجم ھم یھتدون (النحل ع ۲) اور تاروں کے ذریعہ وہ راہ پاتے ہیں۔

روحانی آسمان میں انبیاء علیہم السلام روحانی بروج ہوتے ہیں۔ جو کہ یوم الموعود پر آتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے مقررہ اور موعودہ وقت پر تشریف لائے۔ اور آج بھولی بھٹکی دُنیا آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی موجودہ زمانہ کے عذابوں سے نجات پا سکتی ہے۔

سیارے

ثوابت ستاروں اور برجوں کے علاوہ آسمان میں اور اجرام بھی نظر آتے ہیں۔ وہ سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔ اور سورج کی روشنی کے خوشہ چین ہیں یعنی وہ منور بالذات نہیں۔ ان کو آسمان میں کہیں ثبات بھی نہیں۔ آج ایک برج میں ہیں۔ تو کچھ عرصہ کے بعد دُوسرے بُرج میں۔ اور چاند کی طرح ہمیشہ مشرق کی طرف ہی چلتے ہیں۔ (سورج چاند اور ستاروں کا روزانہ طلوع اور غروب زمین کی اپنے محور کے گرد روزانہ گردش کی وجہ سے ہمیں نظر آتا ہے۔ ورنہ یہ سب ایک ہی رخ یک ہی چکر میں گھوم رہے ہیں۔ وکل فی فلک یسبحون یعنی سب ستارے آسمان میں تیرتے ہیں) یہ اجرام نظام شمسی میں شامل ہیں۔ اور سیارے کہلاتے ہیں۔ مشہور سیارے یہ ہیں۔ (۱) عطارد (۲) زہرہ (۳) زمین (۴) مریخ (۵) مشتری (۶) زحل (۷) یورےنس (۸) نیپچون۔ ایک نواں سیارہ بھی دریافت ہو چکا ہے۔ یورےنس نیپچون اور نواں سیارہ دوربین کے بغیر نظر نہیں آتے۔ ان بڑے سیاروں کے علاوہ بے شمار چھوٹے سیارے ہیں۔ جو صرف دوربین سے نظر آتے ہیں۔ جب دوربین ایجاد نہ ہوئی تھی۔ تو عطارد زہرہ۔ مریخ۔ مشتری۔ زحل مشہور سیارے تھے۔ ان کو خمسہ متحیرہ بھی کہتے ہیں۔

عطارد

سورج سے سب سے نزدیک سیارہ عطارد ہے۔ جو بہت زیادہ روشن کبھی نہیں ہوتا۔ یہ کبھی صبح کو دکھائی دیتا ہے اور کبھی شام کو۔ افق کے قریب قریب دکھائی دیتا ہے۔ اور سورج کے گرد اٹھاسی ۸۸ روز میں اپنی گردش ختم کر لیتا ہے۔

زہرہ

عطارد کے بعد سورج کے نزدیک ترین سیارہ زہرہ ہے۔ زہرہ بھی کبھی صبح کا ستارہ ہوتا ہے۔ اور کبھی شام کا۔ اس کے مقابلہ میں کسی اور ستارے کی روشنی نہیں جچتی۔ حتیٰ کہ مشتری سیارہ کی روشنی بھی اس کے مقابلہ میں ماند ہوتی ہے۔ آج کل یہ شام کا ستارہ ہے ابھی اس کی روشنی اپنے جوبن پر نہیں آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے طلوع کے ابتدائی ایام میں اس کا طلوع ہلال کے طلوع کی طرح واقع ہوا ہے۔ جس طرح نیا چاند روز بروز بڑھتا رہتا ہے۔ اسی طرح زہرہ بھی روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ہلال کی طرح ابھی زہرہ سورج کے نزدیک افق میں چڑھتا ہے۔ اس لئے اس کی روشنی ہمیں کم دکھائی دیتی ہے۔ جوں جوں یہ سورج سے دُور آسمان کے اُوپر چڑھتا جائے گا۔ توں توں اس کی روشنی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ زہرہ پُورا روشن ہو جائے گا۔ یہ سیارہ اپنے عروج پر آکر بھی نصف النہار پر کبھی دکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ سورج کے گرد طریق الزہرہ طریق الارض کے اندر واقع ہے۔ زہرہ سورج کے گرد ۲۲۵ دن میں اپنی گردش ختم کرتا ہے۔ اور زمین ۳۶۵ دن میں۔

زمین

زہرہ کے بعد سورج کے نزدیک ترین سیارہ زمین ہے۔ جس پر ہم سوار ہیں۔ جیسا کہ فرمایا وآیۃ لھم انا حملنا ذریتھم فی الفلک المشحون (یٰسین ۴۱ ع ۳) یعنی ان کے لئے یہ نشان ہے۔ کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں اٹھایا ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ نسل انسانی بھری ہوئی کشتی یعنی زمین پر سوار ہے۔

مریخ

سورج کے گرد طریق الارض کے باہر قریب ترین طریق المریخ ہے۔ جس پر مریخ سیارہ چلتا ہے۔ یہ سیارہ سورج کے گرد اپنی گردش چھ سو اٹھاسی دن میں پُوری کرتا ہے۔ یہ اور اس کے بعد کے تمام سیارے نصف النہار پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ طریق الارض ان سب سیاروں کے راستوں کے اندر واقع ہے۔ چنانچہ آج کل صبح کے وقت مریخ۔ زُحل۔ مشتری نصف النہار کے آس پاس دکھائی دیتے ہیں۔ فجر سے ذرا پہلے اپنے سُر کے اوپر آسمان کی طرف دیکھنے سے ایک سُرخ روشن تارہ دکھائی دیتا ہے۔ یہی مریخ ہے۔ جو آج کل برج حمل میں ہے۔ اور دو سال پہلے انہی ایام میں جبکہ جرمن اور پولینڈ وغیرہ کے مابین لڑائی چھڑی تھی۔ یہ سیارہ شام کے وقت برج راس و جدی میں دکھائی دیتا تھا۔ (ملاحظہ ہو میرا مضمون "ستارہ نسر الطائر کے متعلق ایک ضروری گزارش" مندرجہ اخبار "الفضل" نمبر ۱۹۲ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۳۹ء) اس وقت یہ سیارہ نصف النہار پر دکھائی دیتا تھا۔ مگر شام کے وقت اور آج کل یہ نصف النہار پر دکھائی دیتا ہے مگر صبح کے وقت۔ جبکہ جرمن اور روس کے مابین جنگ بڑے زوروں پر ہے۔ یہ جلالی سیارہ اپنے عروج پر ہے۔ مریخ کے دو چاند ہیں اور زمین کا ایک۔

مشتری

مشتری سیارہ مریخ کی نسبت سُورج سے دُور ہے۔ اور یہ سورج کے گرد اپنی گردش گیارہ سال اور کچھ مہینوں میں ختم کرتا ہے۔ اس کے نو چاند ہیں۔ اور سیارگان میں یہ دیو سیارہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا سیارہ ہے۔ اس کے محیط پر بیک وقت نو زمینیں لگائی جا سکتی ہیں۔ آج کل فجر سے ذرا پہلے اپنے سُر کے اوپر آسمان کی طرف دیکھنے سے ایک سفید روشن تارہ دکھائی دیتا ہے۔ اور اس میں کسی قدر سنہری جھلک پڑتی ہے۔

نصف النہار سے مریخ تو قدرے مغرب کی طرف ہے۔ مگر یہ قدرے مشرق کی طرف ہے۔ برج ثور اور برج توامین کے درمیان ہے۔ اور برج ممسک الاعنہ کے جنوب میں ہے۔ شعرائے یمانی سے بھی زیادہ روشن ہے۔ یہی مشتری ہے جو کہ جمالی سیارہ ہے۔ اور فجر کے وقت اپنے عروج پر ہے۔ اسی لئے آجکل انگریزوں کو جرمنوں سے جنگ میں مقابلتہً آرام کا سانس لینا پڑا ہے۔

زُحل

یہ سیارہ مشتری کی نسبت بھی سورج سے زیادہ دور ہے۔ اور سورج کے گرد اپنی گردش ۲۹ سال اور کچھ مہینوں میں پوری کرتا ہے۔ دوربین میں اس کے گرد حلقے نظر آتے ہیں۔ اور آجکل فجر سے ذرا پہلے اپنے سر کے اوپر آسمان کی طرف دیکھنے سے ایک خاکی سا روشن سیارہ ثریا کے جنوب میں نظر آتا ہے۔ مریخ اور مشتری کو اگر خطِ مستقیم سے ملایا جائے۔ تو یہ تارہ اس خط پر واقعہ نظر آتا ہے۔ مریخ کی نسبت مشتری کے زیادہ قریب دکھائی دے رہا ہے۔ یہی زُحل ہے۔ جو آجکل برج ثور میں داخل ہے۔ کیونکہ ثریا بھی برج ثور میں شامل ہے۔

ثریا

ثریا اور ثور کا مقصد ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر شکلوں میں کوئی مشابہت نہیں۔ ثریا ستاروں کا گچھا ہے۔ زیور جھمکے سے زیادہ مشابہ ہے تیز نظر ہو۔ تو ثریا کے گیارہ ستارے نظر آسکتے ہیں (اَحَدَ عَشَرَ کَوکَباً یوسف ع) ثریا ایک ستارہ نہیں۔ بلکہ بہت سے ستاروں کا ایک مشہور نسق ہے۔ آجکل فجر سے ذرا پہلے زحل کے شمال میں یہ نسق نظر آجاتا ہے۔ آجکل ثریا اور زحل دونوں نے ملکر آسمان پر ایک دروازہ سا بنایا ہوا ہے۔ ثریا کا سب سے بڑا ستارہ درمیان میں واقع ہے۔ جو وسط الثریا کہلاتا ہے۔ احمدی جماعت کو کم از کم ثریا کی شناخت ضروری ہے *

جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمت میں ایڈریس

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مدراس سے واپسی پر ۱۶ اگست کی شام کے دس بجے یادگیر اسٹیشن پر پہونچے۔ جہاں جماعت احمدیہ یادگیر نے شاندار استقبال کیا۔ یادگیر کے خدام الاحمدیہ اسٹیشن پر انتظام کے لئے موجود تھے۔ اور جماعت کے احباب اسٹیشن پر پہونچے ہوئے تھے۔ یادگیر کی غیر احمدی پبلک سے یادگیر کے مسلم وکلاء اور دیگر احباب تقریباً دوسو کی تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ جناب چودھری صاحب کے گلے میں امیر جماعت یادگیر جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب نے منجانب جماعت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور خدام احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے ہار پہنایا۔ اللہ اکبر اور ظفر اللہ خان زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ جناب چودھری صاحب نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور دریافت حالات کے بعد فرمایا کہ " اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیٹھ صاحب کے ذریعہ اتنی جماعت یہاں قائم ہوگئی ہے" اس موقعہ پر چودھری صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس پیش کیا گیا۔

خاکسار: محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر

محترما! یادگیر جنوبی ہند کی ایک ایسی تجارتی بستی ہے۔ جو ۸۰۰۰ کی آبادی پر مشتمل اور مدراس و بمبئی کے عین وسط میں واقع ہے صنعتی لحاظ سے یہاں کے پھندنے اور بیڑیاں سارے ہندوستان میں مشہور ہیں۔ اس حلقہ میں یہ ایک تبلیغی سنٹر ہے۔ اس جماعت کی بنیاد جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی امیر جماعت ہذا نے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تقریباً ۱۹۰۳ء میں ڈالی۔ یہ شرف بیعت صاحب موصوف کو حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم بانی جماعت حیدرآباد دکن کی تبلیغ سے حاصل ہوا۔ امیر جماعت ہذا سوائے دستخط کرنے کے کچھ نہیں جانتے۔ لیکن احمدیت نے انہیں قرآن پڑھنا سکھایا۔ اور معمولی اردو پڑھنا بھی آگیا۔ احمدیت سے پہلے صاحب موصوف بہت غریب۔ اور کس مپرسی کے عالم میں تھے۔ لیکن وہ خدا جس نے اس زمانہ کے مسیح سے وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم ظاہری طور پر بھی مومنوں کو دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کریں گے انہیں اپنے حلقہ کا ایک لکھ پتی بنا دیا۔ اور آج یہ اپنے حلقہ کے ایک مخیر دانان کہلاتے ہیں۔ یہ برکات محض خدائے تعالےٰ نے انہیں احمدیت کے طفیل عطا کیں۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے خدا کے فضل اور ان کے عمل و تبلیغ سے اس وقت تقریباً تین سو سے زائد افراد کی جماعت یہاں قائم ہو چکی ہے۔ اور اڈگور۔ چنت کنٹہ۔ کرنول اور دیگر مقامات میں بھی آپ نے جماعتیں قائم کیں۔ اور یادگیر میں ایک احمدیہ مسجد، احمدیہ لائبریری اور قبرستان بنایا۔ یہاں کے اور ریاست ہذا کے تقریباً ۳۵ طالب علموں کو چھ سات سال تک مسلسل قادیان میں کئی ہزار روپوں کے صرفہ سے دینی تعلیم دلوائی۔ تاکہ وہ احمدیت کے سپاہی بنیں جن میں سے چار مولوی فاضل ایک مولوی عالم اور ایک مولوی اور دیگر طالبعلموں نے درمیانی جماعتوں تک تعلیم حاصل کی۔ اور ایک عام رو قادیان میں طلباء بھیجنے کی چلادی۔ اسی طور پر صاحب موصوف کو جو عشق قادیان سے ہے اس کی تکمیل میں تقریباً دو سو نفوس احمدی و غیر احمدیوں کو اپنے ذاتی صرفہ سے قادیان بھیجی۔ تاکہ وہاں وہ اسلام کے صحیح نمونہ کو دیکھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور ان مخالفین کے سامنے جو قادیان کے متعلق غلط باتوں کا اظہار کرتے ہیں از خود جواب دہ ہوں۔

مکرما۔ یہاں تبلیغ کا ایک وسیع میدان اور مواقع حاصل ہیں۔ اور ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں کی جماعت اور مجلس خدام الاحمدیہ۔ مجلس اطفال احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ اپنا کام کر رہی ہیں۔ ۳۰۔۳۵ سال سے مسلسل سالانہ جلسے شاندار پیمانے پر ہوتے۔ اور بیشمار سلسلہ کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ یہاں کنٹری اور تلنگی زبان کے عالم نہیں ہیں۔ اس لئے غیر اقوام ابھی تک صحیح معنوں میں محروم ہیں۔ جس کی شدید ضرورت ہے۔ بیشک اس ضرورت کو صحیح معنوں میں مقامی جماعتیں ہی پورا کرسکتی ہیں۔ لیکن آپ سے تذکرہ اسلئے کیا جارہا ہے کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان راستوں کو ہمارے لئے جلد از جلد کھول دے۔

محترما! آپ کی آمد پر ہمارے قلوب کی خوشیوں کا اندازہ یقیناً آپ کرسکتے ہیں جسکے اظہار کی ضرورت نہیں۔ لیکن ان قلوب کو کیا کیا جائے جنکے خوشی کے جذبات ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں افسوس ہے کہ آپ ہمارے ہاں مقیم نہیں رہے۔ اور نہ آپ کے کلمات سے بہرہ اندوزی کا ہمیں کافی موقعہ حاصل ہوسکا ہے۔ یوں تو ہر احمدی یقیناً آپ کے وجود کو نوحی الیھم من السماء کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ گواہ ہے لیکن آپ کے والد ماجد اور آپکی والدہ ماجدہ۔ اور آپکا احمدیت سے عشق و عمل۔ ایثار اور نمونہ ہر احمدی کیلئے قابل رشک ہے خصوصاً ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ان امور کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دین کے ساتھ دنیاوی وجاہتیں بھی اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے فضل و حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل عطا کی ہیں۔ جس کے لئے ہم زندہ خدا سے دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے بہرہ ور کرتے ہوئے مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کو کامل صحت جسمانی بھی عطا ہو اور آپ کی والدہ ماجدہ کے وہ سب رویا جو آپ کے حق میں ہیں جلد از جلد پورے ہوں۔ آخر میں ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو عزیزہ امۃ الحی کے ساتھ عبدالحی بھی عطا فرمائے۔ جو صحیح معنوں میں الولد سر لابیہ کا مصداق ہو۔

مکرما! یادگیر کو ایک اور رنگ میں بھی باوجود قادیان سے ۱۳۰۰ میل دوری کے فخر حاصل ہے

* کیونکہ اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی میں ذکر ہے ۔ غلام احمد خاں ایڈووکیٹ پاک پٹن

کہ جناب سیٹھ صاحب موصوف کے ایک داماد "عبدالکریم" نامی جن کو صاحب موصوف نے قادیان تعلیم کے لئے بھجوایا تھا ان کو سگ دیوانہ کا واقعہ پیش آیا تھا اور ان پر رحم فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی جس سے ان کو معجزانہ زندگی عطا ہوئی تھی۔ آخر وہ اپنی طبعی عمر پوری کر کے یہیں مدفون ہیں اس طور پر یادگیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خاص نشان بھی رکھتا ہے اس کے علاوہ اس رنگ میں بھی یادگیر کو فخر حاصل ہے کہ سب سے پہلی ہستی قادیان کی جو یہاں تشریف لائی۔ وہ حضرت نانا جان قبلہ تھے جس کا ذکر حضرت نانا جان نے سفر نامہ ناصر میں فرمایا ہے اور امیر جماعت ہذا کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے میری چند دن میں خوب اعانت کی اور "اکثر دل سے وہ سب گئے سبقت" اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب علامہ حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب و حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب اور دوسرے سلسلہ کے علماء تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی کسی وقت قدم رنجہ فرمانے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ جب کبھی آپ مدراس تشریف لے جائیں یا حیدرآباد یا پونہ تشریف لائیں تو ایک دو روز کے لئے ہمارے ہاں مقیم ہو کر ہماری تمنا کو پورا فرمائیں اور سفر میں ہماری جماعت اور امیر جماعت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کی کمزوریوں کو دور فرمائے اور اچھے سے اچھا نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کو احمدیت کا مجسم نمونہ بنائے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ہم ہیں طالب دعا
جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا جلسہ سالانہ

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۲۷-۲۸-۲۹ رجب المرجب کو بصدارت جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس کے لئے احمدیہ جوبلی ہال کے عقب میں ایک کھلی اور موزوں جگہ حاصل کی گئی جس کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبروں نے تین دن تک مسلسل محنت کر کے صاف اور آراستہ کیا مستورات کے لئے احمدیہ جوبلی ہال میں انتظام تھا۔ سامعین کی سہولت کے لئے آلہ نشر الصوت بھی نصب کیا گیا۔

جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل کو گجرات سے اور جناب مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ بلاد اسلامیہ کو اڑیسہ سے بلوایا گیا۔ حسن اتفاق سے شیخ عبداللہ بن سلام بھی تشریف لے آئے مقامی اخبارات میں اعلانات شائع کرنے کے علاوہ پانچسو پوسٹر دیواروں پر لگائے گئے۔ اور ۳½ ہزار ہینڈ بل اور (۱۰۰) رقعہ جات تقسیم کئے گئے۔ یہ تمام کام جناب سیکرٹری صاحب نشر و اشاعت اور ممبران خدام الاحمدیہ کی کوششوں سے ہوا۔ ابتداء میں جلسہ کے دو ہی دن مقرر کئے گئے تھے۔ مگر پبلک کی دلچسپی کو دیکھ کر ایک دن اور بڑھایا گیا۔ تینوں دنوں میں حاضری خدا کے فضل سے اچھی رہی۔

پہلا اجلاس بتاریخ ۲۷ رجب المرجب ۴ بجے شام سے شروع ہو کر رات کے ۹ بجے تک جاری رہا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ہوئی۔ پھر جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دلچسپ اور موثر تقریر کی۔ یہ تقریر نماز مغرب تک جاری رہی بعد نماز مغرب جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد عالی جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر نے اپنے مخصوص انداز میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔

دوسرے دن ۳ بجے بعد نماز جمعہ جلسہ شروع ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد جناب حافظ عبد العلی صاحب نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ بعد ازاں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے تقریر فرمائی۔ سیٹھ صاحب موصوف کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ نے امکان نبوت فی خیر امت پر عالمانہ رنگ میں شرح و بسط کے ساتھ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر مغرب تک جاری رہی۔ بعد مغرب جناب عبداللہ بن سلام صاحب رد ویدو شاستری نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد عالی جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے دور حاضر کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ایک مبسوط اور عالمانہ تقریر کی جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

تیسرے دن یعنی ۲۹ رجب کو ۴ بجے جلسہ شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد جناب عبداللہ بن سلام صاحب نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ بت پرستی عناصر پرستی اور مخلوق پرستی کا خیال انسانوں میں کس طرح پیدا ہوا اور اس نے کس طرح ترقی کی۔ آپ کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے ممالک اسلامیہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ ان بلاد کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کس درجہ ابتر ہے۔ اور وہ کس درجہ تک عیسائیت کے پروپیگنڈہ سے مرعوب ہو چکے اور ہماری کوششوں سے کس طرح پادریوں کو زک پہنچی۔ اور مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوئی۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ خدا کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ گذشتہ چند سالوں کے جلسوں سے تقاریر کے معیار اور سامعین کی حاضری کے لحاظ سے ممتاز رہا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بہتر رنگ میں کام کی توفیق عطا فرماتا رہے اور سامعین کو تحقیق حق اور قبول حق کی طرف مائل کرے۔ آمین

خاکسار:۔ محمد لقمان سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے تین بی۔ ٹی۔ اور دو ایس۔ وی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند احمدی اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی جماعت احمدیہ مجھے بھجوادیں۔ یہ تمام جگہیں مستقل ہیں۔ لیکن منتخب شدہ امیدواران کو ایک سال کے لئے امتحاناً کام کرنا ہوگا۔ اور اس کے بعد حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں مستقل کیا جائے گا۔ صدر انجمن کے مستقل کارکنان پنشن یا پراویڈنٹ کے حقدار ہوتے ہیں۔

اسی طرح ایک ٹرینڈ زراعت ماسٹر کی بھی ضرورت ہے۔ جو مڈل کلاسز کو یہ مضمون پڑھا سکے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

دو گریجوایٹ نوجوانوں کی ضرورت

لاہور میں ایک پرائیویٹ کمپنی میں دو ایسے گریجوایٹ نوجوانوں کی ضرورت ہے جو آرگنائزیشن کا کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ دیانتدار اور ہوشیار ہوں۔ ایک ہزار روپیہ کی شخصی ضمانت دینی ہوگی یا پانچ سو روپیہ نقد بطور ضمانت جمع کرانا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت ۵۰ روپیہ سے ۱۵۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ یعنی سرکاری نرخوں کے مطابق ہوگا۔ خواہشمند درخواستیں جلد از جلد مقامی عہدیداران کی سفارشات کے ساتھ معہ نقول سرٹیفکیٹس نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں (ناظر امور عامہ)

وصیاتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۲۴ :- منکہ ملک مہرالدین ولد لیکڑ قوم ہرڑ عمر تقریباً ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مٹروعہ ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میں دکانداری کا کام کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی تقریباً دس روپے ہے۔ اس کا دسواں حصہ یعنی ایک روپیہ ماہوار دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اگر میری آمدنی میں زیادتی ہوئی تو اس کے مطابق حصۂ وصیت زیادہ دیتا رہونگا۔ لہذا یہ چند حروف بطور وصیت لکھدیتا ہوں۔ تا سند رہے اور وقت حاجت کام آوے۔ العبد:- ملک مہرالدین بقلم خود شد گواہ شد:- نور محمد خان ملازم صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم پنشنر بقلم خود

نمبر ۵۹۱۳ :- منکہ عزیز اللہ ولد میاں ولی محمد مرحوم قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن ناردووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ٹیلر جیکل انسپکٹر انڈین سٹور ڈیپارٹمنٹ کے دفتر میں بمشاہرہ -/۴۵ ماہوار پر ملازم ہوں۔ میری جائیداد کوئی تقسیم شدہ نہیں ہم دو بھائی ہیں۔ اور تیسرے بھائی کی اولاد ہے۔ یعنی ہم تین وارث اپنے والد مرحوم کی جائیداد کے ہیں۔ جوکہ دو مکانات صرف ہیں جنکی مالیت اس زمانہ میں قریباً پندرہ سو روپیہ ہوگی۔ تقسیم ہونے پر میرے حصہ کا تیسرا حصہ ہوگا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور ۱/۱۰ حصہ اپنی تنخواہ کا جبتک مجھے ملیگی ادا کرتا رہونگا۔ اور نیز اگر اس کے علاوہ میری کوئی آمد اور جائیداد ہوگی۔ تو اسکا ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہووے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:- عزیز اللہ بقلم خود دفتر ٹیلر جیکل انسپکٹر انڈین سٹور ڈیپارٹمنٹ ٹاٹانگر۔ گواہ شد:- عبداللہ خان بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ جمشید پور۔ گواہ شد: بشیر احمد چغتائی بی۔ ایس۔ سی سیکرٹری وصایا جمشید پور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین

دعوئ دیوانی ۳۲۵ سنہ ۱۹۴۱ء

بالو میلا رام سکنہ جوڑہ تحصیل کھاریاں

بنام

فیروزالدین وغیرہ سکنہ مذکور

دعوئ دخلیابی مکان بذریعہ تقسیم

بنام

فیروزالدین۔ احمد۔ امام الدین پسران محمد الدین ذات کشمیری سکنہ جوڑہ تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ فیروزالدین۔ احمد۔ امام الدین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام فیروزالدین احمد۔ امام الدین مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر فیروزالدین۔ احمد۔ امام الدین مذکوران تاریخ ۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(مہر عدالت) دستخط حاکم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ نازیوں نے بھاری تعداد میں زہریلی گیس اور اسے تیار کرنے کا سامان روسی محاذ پر پہنچا دیا ہے۔ اور اس کے استعمال کی خاص طور پر ٹریننگ رکھنے والے فوجی دستے بھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ جو عرصہ سے بخارسٹ میں بیکار بیٹھے تھے۔

لنڈن ۳۰ اگست روسی ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ ۲۱ لغایت ۲۷ اگست کی ہوائی لڑائیوں میں جرمنی کے پانسو سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ روسیوں کا نقصان ۲۶۳ ہوائی جہازوں کا ہے ہنگرین گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نیپر کے رقبہ میں روسی فوج بھاری تعداد میں موجود ہے۔

لنڈن ۳۰ اگست کل نو بجے رات جب برلین ریڈیو خبریں سنا رہا تھا۔ تو اس کے ساتھ ساتھ ایک مخفی آواز اس میں گڑبڑ ڈال رہی تھی۔ جب اناؤنسر نے کہا کہ ایرانی عورتوں اور بچوں کی ہلاکت کے ذمہ وار سٹالین۔ چرچل۔ اور روزویلٹ ہیں۔ تو معاً آواز آئی۔ کہ اس کا ذمہ دار ہٹلر ہے۔ اس طرح ہر بات پر ہوتا تھا۔ آخر برلین ریڈیو بند کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایسا روز ہوتا ہے۔

ٹوکیو ۳۰ اگست جاپان اور منچوکو میں رہنے والے تمام برطانوی اور ہندوستانی باشندوں کو برطانی سفیر نے ہدایت کی ہے۔ کہ ایک جہاز ان کے لئے آرہا ہے۔ اس میں سوار ہو کر جاپان سے نکل جائیں۔

لنڈن ۳۰ اگست مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ایران گورنمنٹ کو بہت جلد شرائط پیش کر دی جائیں گی۔ اور وہ سخت بھی نہیں ہونگی۔

لنڈن ۳۰ اگست جاپانی وزیر اعظم نے مسٹر روزویلٹ کو جو مراسلت ارسال کی ہے۔ وہ ۲ ستمبر کو اس کا جواب دیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ بحرالکاہل میں دونو کی ملاقات کا بھی امکان ہے۔

لنڈن ۳۱ اگست بحیرہ روم میں ہماری آبدوزوں نے دشمن کے جہازوں کے قافلہ پر حملہ کر کے دو بڑے اور دو چھوٹے جہاز غرق کر دیئے۔ ایک مسافر لے جانے والے اور ایک ٹینکر پر بھی گولے لگے۔

شملہ ۳۱ اگست سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایرانیوں کی ایک چھوٹی سی فوج کو اپنے جھنڈے کے ساتھ کرمان شاہ میں رہنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تیل والے باقی سب علاقہ سے ایرانی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جو ایرانی سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ ان کی حالت بہت خستہ ہے۔ کپڑے پھٹے ہوئے اور بوٹ ٹوٹے ہوئے ہیں گو کچھ دستوں نے بڑے جوش کے ساتھ ہماری فوجوں کا مقابلہ کیا۔ مگر اکثر جم کر لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ اور اب تو وہ ہمارے دوست بن گئے ہیں۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے اور جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ روسی ہوائی جہازوں نے بھی اپنی سرگرمیاں اپنی پیدل فوج کو مدد دینے تک محدود رکھیں۔ ایران کے کھلے شہروں پر بمباری کا جو الزام جرمنوں نے لگایا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے جنرل ویول نے لیفٹیننٹ جنرل کینن کو ایرانی مہم کی کامیابی پر مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔ بوشہر میں جہاں برطانی قونصل جنرل رہتا ہے۔ بالکل امن ہے۔ ہندوستان میں یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ کھانے پینے کی اشیاء جلد سے جلد ایران پہنچائی جائیں۔ ایران میں دس لاکھ گیلن پٹرول کی جو روزانہ پیداوار ہے۔ اس پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ آبادان میں کسی کنوئیں کو نقصان نہیں پہنچا۔ صرف ایک ٹینک کو گولہ لگنے سے کچھ نقصان ہوا۔

لنڈن ۳۱ اگست ہمارے ہوائی جہازوں نے کل شام اور آج صبح مقبوضہ فرانس کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے دشمن نے برطانیہ کے جنوب مشرق کے دو مقامات میں کچھ بم برسائے جس سے بعض لوگ زخمی ہوئے۔

شملہ ۳۱ اگست ایسوسی ایٹڈ پریس نے شملہ کے باخبر حلقوں سے معلوم کیا ہے کہ برطانیہ اور روس دونوں کی طرف سے ایران کے سامنے کیا کیا تجاویز پیش کی جا سکتی ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ (۱) برطانیہ اور روس دونوں کی طرف سے ایران سے مطالبہ کیا جائے گا کہ ایران میں جس قدر جرمن موجود ہیں انہیں مقررہ عرصہ کے اندر اندر ایران سے نکال دیا جائے۔ شاید جرمن سفارت خانہ میں باضابطہ طور پر ملازم جرمنوں اور چند دیگر جرمن کاریگروں کو رہنے دیا جائے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکومت ایران سے کہا جائے کہ جرمنوں کو فلاں فلاں ملک میں بھجوا دیا جائے۔ (۲) ایران کے شمال مغربی علاقہ سے ایرانی فوجوں کو پیچھے ہٹنا پڑے گا اور ان کی جگہ برطانوی اور روسی فوجوں کو متعین کیا جائے گا (۳) ایران سے کہا جائے گا کہ وہ لڑائی کا سامان ایران کے رستے روس کو بھجوانے میں حکومت برطانیہ کی مدد کرے (۴) برطانیہ اور روس دونوں اس بات کا ذمہ لیں گے کہ وہ ایران کی اقتصادی ضروریات کو پورا کرتے رہیں گے اور جونہی حالات اجازت دیں گے وہ اپنی فوجیں ایران سے واپس بلوا لیں گے۔ (۵) برطانیہ اور روس دونوں ایک دفعہ پھر اس امر کا اعلان کریں گے کہ وہ ایران کا کوئی علاقہ چھیننا نہیں چاہتے۔ وہ یہ بھی کہیں گے کہ انہوں نے جو فوجی کارروائی کی ہے وہ ایران کے خلاف نہیں بلکہ اس خطرہ کے خلاف ہے جو جرمنوں کی وجہ سے ایران کو لاحق ہو گیا تھا کیونکہ جرمنوں نے ایران میں اہم عہدے سنبھال رکھے تھے اور وہ اندر ہی اندر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

کلکتہ ۳۱ اگست سر تیج بہادر سپرو نے آج کلکتہ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا اس وقت اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم لڑائی کے کاموں میں گورنمنٹ برطانیہ کا ہاتھ بٹائیں اور اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

لکھنؤ ۳۱ اگست یوپی کی سنٹرل سکھ کانفرنس کا اجلاس جمعہ کو مسوری میں شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ ۳ دن رہے گا مہاراجہ صاحب کپورتھلہ بھی شریک ہونگے۔

شملہ ۳۱ اگست انگریزی اور ہندوستانی فوجیں ایران میں اب اور آگے نہیں بڑھیں۔ شملہ میں فوجی نمائندہ نے آج ایک اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ایران کو کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرتا رہے گا۔

کلکتہ ۳۱ اگست آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اپنی ایک ایک دن کی آمد جنگی فنڈ میں دے دیں۔ لوگوں پر اس اپیل کا بہت اچھا اثر ہوا ہے اور دھڑا دھڑ روپیہ اکٹھا ہو رہا ہے۔

انقرہ ۳۱ اگست غازی عصمت انونو نے آج ترک فوجوں کو ایک پیغام دیتے ہوئے کہا ملک کے بچاؤ کی ذمہ داری ترک فوجوں پر عائد ہوتی ہے اور مجھے امید ہے کہ جب فرائض کی ادائیگی کا وقت آیا تو وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گی۔ مارشل چقماق نے جواب دیتے ہوئے کہا ترک فوج اپنے ملک کی سلامتی کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دے گی۔

لنڈن ۳۱ اگست ماسکو ریڈیو نے گومیل سے روسی فوجوں کے ہٹ جانے کا ذکر کیا ہے مگر ساتھ ہی کہا ہے کہ دشمن کو ۸۰ ہزار سپاہیوں دو سو ٹینکوں ہزاروں موٹر لاریوں اور ایک سو ہوائی جہازوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔

واشنگٹن ۳۱ اگست مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ امریکہ نے کہا کہ اب ہم نے چار اور راستے حاصل کر لئے ہیں جن سے جنوبی امریکہ سے بھی روس سامان جنگ حاصل کر سکے گا۔

لنڈن ۳۱ اگست سمولنسک کے مشرق میں جرمن فوجوں کا آگے بڑھنا رک گیا ہے اس

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی